بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں جنتی گروہ میں سے ہوں

پیشکش: صدائے قلب

11 دسمبر 2019ء

آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیشین گوئی کی تھی ”لا تقوم الساعة حتی تناکر القلوب ویختلف الأقاویل ویختلف الإخوان من الأب والأم في الدین “ترجمہ: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ لوگوں کے دل ایک دوسرے سے غیر مانوس ہو جائیں گے، ایک دوسرے سے اقوال مختلف ہوں گے اور ایک ماں باپ سے بھائی دین میں الگ الگ ہو جائیں گے۔

(کنز العمال، کتاب القیامۃ، أشراط الساعۃ الکبری، جلد14، صفحہ297، حدیث38597، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

آج یہ پیشین گوئی حقیقت بن کر سامنے آگئی ہے کہ ایک ملک، شہر، علاقہ، محلہ تو کیا ایک گھر کے افراد ایک دوسرے سے مانوس نہیں، دلی اتحاد و یکجہتی نہیں، ہر ایک فرد کی اپنی ایک الگ ہی رائے ہے، دو حقیقی بھائیوں کا مذہب ایک نہیں کوئی کسی فرقے میں ہے تو کوئی کسی۔ کوئی **جاوید غامدی** کی لیکچر سن کر **احادیث کا منکر** ہو رہا ہے اور کوئی سیکولر لبرل وغیرہ۔

فرقہ واریت کی بنیادی وجہ: دن بدن یہ فرقہ واریت بڑھتی جارہی ہے اور نئے نئے فرقے مختلف عقائد و نظریات لے کر وجود میں آرہے ہیں اور عام عوام ان کے پیروکار بن کر صراطِ مستقیم سے بھٹک رہی ہے۔ فرقہ واریت کی سب سے بڑی بنیادی وجہ **آزاد خیالی** ہے کہ ایک بندہ جب دو چار کتابیں پڑھ لے یا اسے کوئی دنیاوی مال و منصب مل جائے تو بعض اوقات شیطان اسے بہکا دیتا ہے اور وہ خود کو اپنے افعال اور عقائد میں آزاد سمجھتا ہے تو یہ اس کی گمراہی کا پہلا دروازہ ہوتا ہے۔ شروع شروع میں وہ کہتا ہے **”میں کسی فرقہ میں نہیں میں بس مسلمان ہوں“** رفتہ رفتہ میڈیا اور سیکولر لبرل لوگ اس کو مدارس، علماء اور دین دار لوگوں سے بدظن کرکے سیکولر ازم کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ اس کو اسلامی احکامات اور اسلامی سزائیں عقل و انسانیت کے منافی لگنا شروع ہو جاتی ہیں اور وہ ان پر اعتراض کرنا شروع ہو جاتا ہے۔ ناموس رسالت، ختم نبوت جیسے اہم مسائل میں بھی وہ دخل اندازی کرتا ہے اور بعض اوقات کفر میں جا گرتا ہے۔ کئی سیکولر، لبرل لوگ دہریے بن کر اللہ عزوجل کی ذات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

خود کو فرقہ واریت سے آزاد کرکے مسلمان کہنا کیسا: ”میں کسی فرقہ میں نہیں، میں بس مسلمان ہوں“ بھولی عوام یہ جملہ بھول کر خود کو فرقہ واریت سے آزاد سمجھتے ہوئے اپنے ذہن کے مطابق بڑی سمجھداری کا مظاہرہ کر رہی

ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں یہ ان کے بھولے پن اور کم علمی کی دلیل ہے۔ احادیث میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ ایک فرقہ جنتی ہے چنانچہ جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے "إِنَّ بنی إسرائیل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي "ترجمہ: یقینا بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک ملت کے سب دوزخی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سا فرقہ (جنتی) ہے؟ فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

(جامع ترمذی، أبواب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، جلد4، صفحہ323، حدیث2641، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کردیا کہ تہتر 73 فرقوں میں سے ایک فرقہ جنتی ہے۔ بہتر 72 فرقے جو دوزخ میں جائیں گے وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہوں گے۔ اس لیے تمام فرقوں سے بیزاری کرتے ہوئے فقط خود کو مسلمان کہنا مناسب نہیں۔ خود کو مسلمان قادیانی، رافضی، منکرین حدیث، سیکولر لوگ بھی کہتے ہیں۔ ہمیں خود کو اس فرقہ سے منسوب کرنا چاہیے جو جنتی ہے۔

جنتی فرقہ کی پہچان: آج لوگوں کو اصلی اور نقلی نوٹ کو پہچاننے کے کئی طریقہ پتہ ہیں لیکن حق و باطل کی پہچان نہیں اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقط تہتر ۷۳ فرقے ہونے کا فرما کر اپنی امت کو بے آسرا نہیں چھوڑا بلکہ آپ علیہ السلام نے دیگر احادیث میں اس جنتی فرقہ کی نشاندہی بھی کی ہے۔ پھر صحابہ کرام، تابعین، صوفیائے کرام و علمائے عظام نے صراحت کے ساتھ اس گروہ کے جنتی ہونے کا اور بقیہ فرقوں کے جہنمی ہونے کا کہا ہے ملاحظہ ہو شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب "غنیۃ الطالبین" وغیرہ۔ جنتی گروہ کی پہچان کے دو طریقے ہیں:

(1) اس جنتی فرقے کی تائید احادیث اور اقوال صحابہ سے ہو، ائمہ کرام، محدثین، علمائے کرام و صوفیائے عظام نے اس کو جنتی فرقہ کہا ہو۔

(2) اس جنتی فرقہ کے تمام عقائد و نظریات قرآن و حدیث کے مطابق ہوں کوئی عقیدہ ایسا نہ ہو جس کی حدیث پاک میں مذمت کی گئی ہو۔

فیصلہ: ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوچیں گے تو بالکل واضح ہو گا کہ سوائے اہل سنت وجماعت کے کوئی فرقہ ایسا نہیں جس کی احادیث میں حق ہونے کی نشاندہی ہو اور اہل سنت وجماعت کا کوئی ایسا عقیدہ نہیں جس کی حدیث پاک میں نفی موجود ہو۔ اہل سنت وجماعت کے علاوہ بقیہ فرقوں کے باطل ہونے کی نشاندہی احادیث، صحابہ کرام، تابعین اور علمائے اسلاف سے واضح ہے۔ بلکہ ان کے عقائد ہی ایسے ہیں کہ ایک عقل وشعور رکھنے والا شخص خود ہی جان جائے گا کہ یہ عقیدہ غیر اسلامی ہے۔

اہل سنت کے جنتی فرقہ ہونے پر دلائل پیش خدمت ہیں:

تفسیر در منثور میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی اس آیت ﴿یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: جس دن کچھ منہ اونجالے (روشن) ہوں گے اور کچھ منہ کالے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں" وَأخرج الْخَطِيب فِي رُوَاة مَالك والديلمي عَن ابْن عمر عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فِي قَوْله تَعَالَى {يَوْم تبيض وُجُوه وَتسود وُجُوه} قَالَ: تبيض وُجُوه أهل السّنة وَتسود وُجُوه أهل الْبدع وَأخرج أَبُو نصر السجْزِي فِي الْإِبَانَة عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَرَأَ {يَوْم تبيض وُجُوه وَتسود وُجُوه} قَالَ: تبيض وُجُوه أهل الْجَمَاعَات وَالسّنة وَتسود وُجُوه أهل الْبدع والأهواء "ترجمہ: امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک و دیلمی رحمہما اللہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: "جس دن کچھ منہ روشن ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔" کے متعلق فرمایا: **اہل سنت** کے چہرے سفید اور گمراہ لوگوں کے سیاہ ہوں گے۔ ابو نصر سجزی رحمۃ اللہ علیہ نے "ابانہ" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت کی "جس دن کچھ منہ روشن ہوں گے اور کچھ منہ کالے "فرمایا: اہل سنت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت اور گمراہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (در منثور، جلد2، صفحہ291، دار الفکر، بیروت)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں اہل سنت وجماعت کو جنتی قرار دیا ہے چنانچہ ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی (المتوفی 548) رحمۃ اللہ علیہ "الملل والنحل" میں لکھتے ہیں "أخبر النبي عليه السلام: ستفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، الناجية منها واحدة، والباقون هلكى. قيل: ومن

الناجیة؟قال: أهل السنة والجماعة. قیل: وما السنة والجماعة؟قال: ما أنا علیه الیوم وأصحابی" ترجمہ: نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر دی کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقہ جنتی ہو گا باقی جہنمی۔ کہا گیا کون سا جنتی ہے ؟ فرمایا: اہل سنت وجماعت۔ پوچھا گیا: اہل سنت وجماعت کون ہے ؟ فرمایا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔ (الملل والنحل، جلد1، صفحہ 11، مؤسسة الحلبی)

اس فرمان میں اہل سنت کے جنتی ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی صراحت ہے کہ وہ جنتی گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کا نقش قدم پر ہو گا۔ ہم دیکھتے ہیں کے تابعین وتبع تابعین وبعد کے بزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہی عقائد کو اختیار کیا جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے۔ اہل سنت کے علاوہ جتنے بھی فرقے نکلے ان کی تاریخ چند سال یا چند صدیوں پر محیط ہو گی اور وہ فرقے عموما جس شخص سے نکلے اسی شخص سے منسوب ہوں گے لیکن اہل سنت نام کسی شخص سے منسوب نہیں۔

دوسری جگہ اس جنتی فرقہ کی ایک نشانی یہ ارشاد فرمائی کہ وہ بڑا گروہ ہو گا چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث میں ہے "سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ" ترجمہ: بہتر ۷۲ فرقے دوزخی اور ایک جنتی ہے اور وہ بڑا گروہ ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب شرح السنة، جلد4، صفحہ198، حدیث4597، المکتبة العصریة، بیروت)

یعنی جو جنتی گروہ ہو گا وہ تمام امت مسلمہ میں سب سے بڑا ہو گا۔ اسی بڑے گروہ کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث میں فرمایا "إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ" ترجمہ: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ جب تم اختلاف (فرقہ واریت) دیکھو تو تم پر بڑے گروہ کی اتباع لازم ہے۔ (ابن ماجة، کتاب الفتن، باب السواد الأعظم، جلد2، صفحہ1303، حدیث3950، دار إحیاء الکتب، الحلبی)

اس وقت پوری دنیا میں مسلمان کی اکثریت اہل سنت ہے۔ آپ ویکیپیڈیا میں موجود رپورٹ میں دیکھ سکتے ہیں کہ پوری دنیا کے اسلامی ممالک میں اہل سنت کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ بقیہ تمام فرقے مل کر بھی اہل سنت و جماعت کی تعداد کے نصف تک نہیں پہنچ سکتے۔

جس طرح احادیث میں ایک جنتی فرقے کی نشانیاں آئی ہیں اسی طرح احادیث میں جہنمی فرقوں کی بھی نشانیاں آئی ہیں چنانچہ گستاخ صحابہ شیعوں کے متعلق امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں، علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ نے "مختصر تاریخ دمشق" میں، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے "الشفاء" میں اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "تاریخ بغداد" میں حدیث پاک نقل کی۔ حدیث یوں ہے "عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُ يَجِيئُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَإِنْ مَرِضُوا فَلا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلا تَشْهَدُوهُمْ، وَلا تُنَاكِحُوهُمْ، وَلا تُوَارِثُوهُمْ، وَلا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَلا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ "ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔ آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالیاں دے گی، اگر ایسے لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو جنازہ میں شرکت نہ کرو، ان سے نکاح نہ کرو، ان کو وارث نہ بناؤ، ان سے سلام نہ کرو، ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو۔

(تاریخ بغداد، حرف الواو، الحسین بن الولید أبو عبد اللہ القرشي النیسابوري، جلد8، صفحہ725، حدیث2659، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

جہاد کے نام پر مسلمانوں کو ہی قتل کرنے والے اور اسلام کو بدنام کروانے والے خارجیوں کے متعلق ابن ماجہ کی حدیث ہے "عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّار "ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خارجی جہنم کے کتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، باب فی ذکر الخوارج، جلد1، صفحہ61، دار إحیاء الکتب العربیة)

جاوید غامدی، پرویزی، چکڑالوی اور دیگر منکرینِ حدیث کے متعلق سنن الدارمی، ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد کی حدیث پاک ہے "عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔۔ "ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ مجھے قرآن بھی دیا گیا اور اس کا مثل بھی۔ خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنی مسہری پر کہے کہ صرف

قرآن کو تھام لو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ رسول اللہ کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حرام فرمانا۔ دیکھو! تمہارے لئے نہ تو پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیل والا درندہ جانور۔

(سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، جلد4، صفحہ200، حدیث4604، المکتبة العصریة، بیروت)

یونہی دیگر گمراہ فرقوں کے متعلق احادیث موجود ہیں، جس میں اہل سنت کے علاوہ دیگر گمراہ فرقوں کی عقائد و نظریات کی مذمت ہوتی ہے اور مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ امت مسلمہ کے بعض لوگ بجائے گمراہ فرقوں سے دور رہنے کے اہل سنت و جماعت سے بھی بیزاری کا اظہار کر دیتے ہیں۔

نئے فرقوں میں کون سے لوگ شامل ہو رہے ہیں: اگر اس بات کی تحقیق کی جائے کہ جتنے بھی نئے فرقے بنے ہیں اور بن رہے ہیں ان میں کون سے لوگ شامل ہو رہے ہیں تو باآسانی یہ ثابت ہو گا کہ عام سیدھے سادھے دینی تعلیم سے دور صحیح العقیدہ مسلمان (جن میں دنیاوی تعلیم یافتہ افراد بھی شامل ہیں) ان فرقوں میں جا رہے ہیں اور گمراہ فرقوں کے لوگ فرقہ واریت کی مذمت کا ڈھونگ رچا کر بھولے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ ہر مسلمان پیدائشی طور پر اہل سنت و جماعت والے عقائد پر ہوتا ہے، لیکن اپنی کم علمی اور بُری صحبت کی وجہ سے وہ دیگر فرقوں کے عقائد اپنا لیتا ہے۔ آپ کسی بھی غیر سنی کو دیکھ لیں، اس کے والدین یا آباؤ اجداد سنی ہی ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علمائے کرام اہل سنت و جماعت کو فرقہ نہیں کہتے کیونکہ فرقہ واریت اسے کہا جاتا ہے جس میں قرآن وحدیث کے برخلاف عقائد و نظریات بنائے جائیں، جبکہ اہل ست و جماعت کے وہی نظریات ہیں جو قرآن وحدیث اور صحابہ علیہم الرضوان سے ثابت ہیں۔ لیکن چونکہ تہتر 73 فرقوں میں سے ایک کے جنتی ہونے کا کہا گیا ہے اس لیے اس طور پر اہل سنت و جماعت کو فرقہ کہنا درست ہے۔

یہ بھی غور فرمالیں کہ فرقہ واریت کی مذمت بھی سب سے زیادہ عام سیدھے سادھے سنی مسلمان ہی کرتے ہیں کیونکہ گمراہ فرقوں سے وابستہ لوگ ہمیشہ اپنے آپ کو اپنے فرقہ سے نسبت دیں گے اور اسے ہی حق پر سمجھیں گے۔

امتِ مسلمہ کو امام احمد رضاخان کی وصیت: آج سے سو سال پہلے چودھویں صدی کے عظیم مجدد، اہل سنت وجماعت کے عظیم عالم دین حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر موضوعات پر تقریباایک ہزار کتابیں لکھیں جن میں سائنس، حدیث، تفسیر اور فقہ کے ساتھ ساتھ عقائد پر بہترین تحقیقات امت مسلمہ کو پیش کیں۔ سب سے زیادہ آپ نے جس موضوع پر لکھاوہ ناموس رسالت، ختم نبوت، دفاع صحابہ کرام اور بدعقیدہ فرقوں کی مذمت ہے۔ آپ نے ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں کے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیے، قادیانیوں کے خلاف سب سے بڑاکام یہ کیا کہ مکہ مدینہ کے چالیس جید علمائے کرام سے ان پر کفر کا فتویٰ لگوایا۔ جن لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی تھیں ان کی شدید مذمت فرمائی اور امت مسلمہ کو ان لوگوں سے دور رہنے کا حکم دیا۔اپنی زندگی کے آخری لمحات میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا:"پیارے بھائیو!مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں۔ تین ہی وقت ہوتے ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا۔ بچپن گیا، جوانی آئی، جوانی گئی، بڑھاپا آیا، اب کون سا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے، ایک موت ہی ہے۔ اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطافرمائے اور آپ سب لوگ ہوں، میں ہوں اور میں آپ سب لوگوں کوسناتاہوؤں، مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں۔

اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتاہوں: ایک تو اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اور دوسری خود میری۔ تم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو۔ بھیڑئے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تم کو بہکادیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو! دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے، جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ واس کے رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے

دوستوں کی خدمت اور انکی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور رسول کی ادنیٰ سی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ میں مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا، مگر معلوم نہیں میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے، اس لیے ان باتوں کو خوب سن لو حجۃ اللہ قائم ہو چکی، اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا۔ جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور و نجات اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے۔ جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔" (الوصایا، صفحہ 7۔۔، مرتبہ مولانا شاہ حسنین رضا خان قادری نوری)

آخری گذارش: اس تمام تحریر کو پڑھ کر اگر کوئی مسلمان اس مضمون سے متفق نہ ہو اور اس کا یہی موقف ہو کہ اپنے آپ کو اہل سنت وجماعت سے منسوب کرنا بھی فرقہ واریت ہے، تو اس سے ایک گذارش ہے کہ جب حدیث پاک میں آگیا ہے کہ تہتر 73 فرقوں میں سے ایک جنت میں جائے گا تو پھر آپ کس دلیل سے کہہ رہے ہیں کہ "میرا کسی فرقہ سے تعلق نہیں" آپ کیا حق و باطل کو اکٹھا کر رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ اہل سنت وجماعت کے حق ہونے کی نفی کر کے ایک نیا فرقہ بنا رہے ہیں، جو فرقہ یہ کہتا ہے کہ "ہم مسلمان ہیں" اس فرقہ میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے اپنے ہی عجیب و غریب عقائد ہیں؟ جی ہاں جو یہ کہہ رہے ہیں ہم بس مسلمان ہیں بعض اوقات ان کے عقائد و نظریات باطل قسم کے ہوتے ہیں۔

اگر کوئی یہ کہے کہ میرا دل اس مضمون کو درست نہیں مانتا تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ دل اگر کسی چیز کو نہ مانے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ چیز غلط ہے بلکہ نفس و شیطان ہمیشہ حق کے انکار اور بُرائی کی طرف ابھارتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔ (سورۃ یوسف، سورۃ 12، آیت 53)